روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 5 ستمبر 2014ء 9 ذیقعد 1435 ہجری 5 تبوک 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 202

غصہ دبانے والے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

’’اور مومن غصہ دبا جانے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں۔‘‘

(آل عمران:135)

’’پس چاہئے کہ وہ معاف کردیں اور درگزر کریں۔ کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں بخش دے اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔‘‘

(النور:23)

عورتوں اور مردوں کو شرائط بیعت پر عمل کرتے ہوئے ان کے سپرد فرائض کی ادائیگی کی تلقین

اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق قائم کرنا اور رسول کی آواز پر کان دھرنا ہر ایک کا فرض ہے

اگر انسان قرآن کریم کے احکامات پر سمجھ کر عمل کرے تو گھر کی اکائی سے معاشرے کی اکائی تک ہر ایک امن کا پیامبر بن جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مستورات سے خطاب فرمودہ 30/اگست 2014ء بمقام حدیقۃ المہدی آلٹن کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 48 ویں جلسہ سالانہ یوکے 2014ء کے موقع پر مورخہ 30/اگست 2014ء کو مستورات سے خطاب فرمایا۔ حضور انور خطاب کے لئے پاکستانی وقت کے مطابق سہ پہر چار بجکر گیارہ منٹ پر حدیقۃ المہدی لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ تو نعرہ ہائے تکبیر سے ہال گونج اٹھا۔ اجلاس کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرمہ قرۃ العین طاہر صاحبہ نے سورۃ الفرقان کی آیات 62 تا 88 کی تلاوت اور ترجمہ پیش کیا۔ مکرمہ لبنیٰ وحید صاحبہ نے حضرت مصلح موعود کا منظوم کلام

ایمان مجھ کو دے دے عرفان مجھ کو دے دے
قربان جاؤں تیرے قرآن مجھ کو دے دے

ترنم سے خوش الحانی کے ساتھ پیش کیا۔ ایک خاتون نے حضرت مسیح موعود کا فارسی منظوم کلام ؎

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است
خاکم نثار کوچۂ آل محمدؐ است

ترنم کے ساتھ پیش کیا اور اس کا ترجمہ مکرمہ ڈاکٹر فریحہ خان صاحبہ نے پیش کیا۔ بعدازاں مکرمہ سیکرٹری صاحبہ تعلیم نے تعلیمی میدان میں اعزازات پانے والی لجنات کے نام پڑھ کر سنائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لجنات میں انعامات تقسیم فرمائے جبکہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے انہیں میڈلز پہنائے۔

تقسیم انعامات کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لجنہ سے خطاب فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ آج جو باتیں میں پیش کرنا چاہتا ہوں وہ عورتوں کے لئے بھی اسی طرح ضروری ہیں جس طرح مردوں کے لئے۔ دین حق میں عورت اور مرد دونوں کو جو ایک گھر کی اکائی ہیں، اپنے گھروں کا حق ادا کرنے کے لئے اپنی اکائی کی اہمیت کو سمجھنے اور معاشرے کا اہم حصہ بننے کی تعلیم دی ہے۔ آجکل کا معاشرہ اپنے حقوق پر تو بہت زور دیتا ہے مگر اپنے ذمہ فرائض کو بھول جاتے ہیں یا انہیں ثانوی حیثیت دیتے ہیں، اپنے حق تو انصاف کے حوالے دے کر لینا چاہتے ہیں لیکن دوسروں کے حق دینا نہیں چاہتے اپنے حقوق کو دوسروں کے حقوق پر ترجیح دی جاتی ہے۔ ایک مومن کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اپنے حق ادا کرنے کی طرف توجہ کرو۔ اگر تم اپنے فرائض اور حقوق ادا کرو گے تو تمہارے حقوق خود بخود ادا ہو جائیں گے اور یہ حقوق دو طرح کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق اور اس کے بندوں کے حقوق۔ یہ دونوں قسم کے حقوق ادا کرنے والوں کو عبدالرحمان کہا گیا ہے۔ اس میں عورتیں بھی شامل ہیں اور مرد بھی۔ ہمارا احمدی ہونا ہم سے یہ تقاضا کرتا ہے کہ صرف ظاہری رنگ اور الفاظ میں ہی نہیں بلکہ حقیقت میں ہم رحمان خدا کے بندے بننے کی کوشش کریں۔ اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اپنے ذمہ حقوق و فرائض کو ادا کریں اور یہ حق اس صورت میں ادا ہوتے ہیں جب اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق قائم ہو اور جب اس کے رسول کی آواز پر کان دھرے جائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ خدا اور اس کے رسول کی آواز کو سنو اور قبول کرو جبکہ وہ تمہیں زندہ کرنے کے لئے بلائے۔ جس زندگی کی طرف بلایا جا رہا ہے یہ روحانی زندگی ہے اور جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کسی کام کی طرف توجہ دلائیں تو ان کی باتوں کو غور سے سنو۔ پس یہ جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ ہم میں سے کتنے ہیں جو اس روحانی زندگی کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ کوشش خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکموں پر عمل کرنا ہے۔ یہ جسمانی زندگی تو ایک دن ختم ہو جانی ہے ہمیشہ رہنے والی زندگی کے انعامات تو روحانیت کے ساتھ ہی وابستہ ہیں۔ پس حقیقی زندگی کا حاصل کرنے والا وہی ہے جو اس ظاہری زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلے اور روحانیت میں ترقی کرے۔ فرمایا کہ ایک احمدی عورت اور مرد کو یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آکر اس نے یہ عہد کیا ہے کہ میں عبدرحمان بنوں گا۔ حضرت مسیح موعود نے شرائط بیعت میں اتنی جامعیت کے ساتھ ان تمام فرائض کا ذکر فرما دیا ہے جو ایک مومن کو عبدرحمان بناتے ہیں۔ ہر احمدی نے یہ عہد کیا ہے کہ وہ ظلم نہیں کرے گا۔ خیانت نہیں کرے گا۔ فساد سے بچے گا اور نفسانی جوشوں سے مغلوب نہیں ہوگا۔ فرمایا کہ یہ نفسانی جوش ہی ہیں جو گھریلو مسائل کو بھی جنم دیتے ہیں۔ پس اس طرف ہر احمدی عورت اور مرد کو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ فرمایا کہ پھر عفو و درگزر ہے، عاجزی و انکساری کا عہد ہے۔ یہ تمام باتیں شرائط بیعت میں شامل داخل ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کا بھی عہد ہے۔ اگر صحیح رنگ میں اللہ تعالیٰ کی حمد اور تعریف کی جائے، اس کے احسانوں کو یاد کیا جائے تو پھر اس کے حکموں پر بھی انسان چلتا ہے پھر عفو و درگزر اور عاجزی و انکساری یہ ساری باتیں خود بخود پیدا ہوتی چلی جاتی ہیں۔ پھر صبر اور حوصلہ دکھانے کا بھی عہد ہے، بدرسومات اور بدعات سے بچنے کا عہد ہے، پھر نمازوں کی پابندی، نوافل اور تہجد ادا کرنے

باقی صفحہ 7 پر

بیوت الحمد منصوبہ اور خدمت خلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1982ء میں بیت بشارت سپین کے افتتاح کے موقع پر بطور شکرانہ بیوت الحمد سکیم کا اعلان فرمایا۔ جس میں ابتدائی طور پر 100 گھر تعمیر کر کے خدا کے حضور پیش کرنے تھے۔ اسی بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ اس میں خدا نے برکت دی اور اس وقت تک ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 112 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں اور مزید 18 کوارٹرز زیر تعمیر ہیں۔ اسی طرح 700 سے زائد خاندانوں کی ان کے اپنے مکانوں کی تعمیر و توسیع کیلئے کروڑوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب جماعت اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکمل مکان کی تعمیر کے اخراجات کم و بیش 20 لاکھ روپے ہوتے ہیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال و جواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

خطبہ عیدالفطر فرمودہ 30 جولائی 2014ء

س: حضور انور نے جمعہ اور عید کا کیا تعلق بیان فرمایا ہے؟

ج: فرمایا! آنحضرت ﷺ نے جمعہ کو بھی عید قرار دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ بہت سے لوگ اس عید سے بے خبر ہیں یعنی جمعہ کی عید سے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر ساتویں دن عید کا دن مقرر کیا ہے۔ اگر ہم جمعہ کے بعد باقی دنوں میں اپنی ذمہ داری کو بھول جائیں اور اپنے روزمرہ کے فرائض جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کئے ہیں ان کو ادا نہ کریں تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے نہیں بن سکتے۔

س: اللہ تعالیٰ ہمیں عیدوں سے کیا سبق دیتا ہے؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ نے ان عیدوں سے یہ سبق دیا ہے کہ تمہیں روحانی مقام حاصل کرنے کے مواقع دیئے گئے ہیں۔ صرف انہی موقعوں پر خوش نہ ہو۔ اصل خوشی کا مقام اس وقت ہوتا ہے جب ان وقفوں کے دوران بھی خوشی کے مواقع تلاش کرو۔ اگر انسان سمجھے کہ عید آ گئی رمضان گزر گیا اب میری جو ذمہ داریاں تھیں عبادت سے متعلق یا حقوق العباد کی ادائیگی سے متعلق وہ رمضان سے ہی خاص تھیں، اب بھول جاؤ۔ تو پھر ایسا شخص اپنے ایمان کو بھی کھو بیٹھے گا اور خدا تعالیٰ کی نظروں میں بھی گر جائے گا۔

س: عیدیں کس امر کی طرف توجہ دلاتی ہیں؟

ج: فرمایا! یہ عیدیں صرف خوشیاں منانے کے لئے نہیں آتیں بلکہ اس امر کی طرف توجہ دلاتی ہیں کہ روحانی مقام بھی عارضی مقام ہوا کرتے ہیں۔ روحانیت میں ترقی کے لئے اگر ہر جمعہ اور ہر عید سنگ میل نہ بنے تو وہ عید انسان کے لئے خوشی کے بجائے تباہی کا باعث بن جاتی ہے۔

س: اللہ تعالیٰ نے جنت میں دی جانے والی نعماء کے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

ج: اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ "یہ ایک نہ کاٹے جانے والی جزا کے طور پر ہوگا۔" (ھود:109) ایسی جزا جو کبھی ختم نہیں ہوتی۔ ایسی جنت ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتی۔ یہ ہمارا خدا ہے جو کہتا ہے کہ ہم جو کچھ جنتیوں کو دیں گے وہ ہمیشہ کے لئے ہوگا واپس لینے کے لئے نہیں ہوگا۔ ہمارا انعام تو ہمیشہ چلتا چلا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی عطا ایسی ہے جو عطاء غیر مجذوذ ہے۔

س: حضور انور نے خطبہ عید میں حضرت مصلح موعود کا کون سا واقعہ بیان فرمایا ہے؟

ج: فرمایا! حضرت مصلح موعود کا ایک واقعہ ہے کہ ایک شخص نے آپ سے سوال کیا کہ اگر کشتی کا مسافر کنارا آنے کے بعد بھی کشتی میں بیٹھا رہے۔ تو کیا وہ عقلمند ہے۔ میں نے اسے یہ جواب دیا کہ اگر تو جس دریا میں وہ کشتی پر سوار ہے اس کا کوئی کنارہ ہے تو ٹھیک ہے اتر جاؤ۔ جب کنارہ آئے تو اتر جانا یقیناً عقلمندی ہے۔ لیکن اگر اس دریا کا کوئی کنارہ نہیں تو جہاں وہ کشتی سے اترا وہیں ڈوبا۔ آپ فرماتے ہیں کہ میرے اس جواب پر وہ تھوڑی دیر حیران ہو گیا پھر خاموش رہا۔ تھوڑی دیر سوچتا رہا۔ پھر وہ کہنے لگا کہ پھر یہ عبادتیں ہمیشہ کرنی پڑیں گی۔

س: وہ لوگ جو اپنی عبادتوں کو کافی سمجھ لیتے ہیں ان کو حضور انور نے کون سے عقلی دلائل دئے ہیں؟

ج: فرمایا: بہت سے لوگ ہوتے ہیں جو کچھ دن نماز پڑھ کر، کچھ دن روزے رکھ کر یا چند دن صدقہ و خیرات کر کے سمجھتے ہیں کہ اب انہیں ان اعمال کی ضرورت نہیں رہی کیونکہ وہ بہت نیکیاں کر چکے ہیں۔ لیکن دنیاوی معاملات میں انہیں یہ کبھی خیال نہیں آتا کہ ہم نے بہت کھا لیا، ہم نے بہت پانی پی لیا یا کچھ دن کپڑے پہن کے یہ نہیں کہتے کہ ہم نے کپڑے پہن لئے اب کوئی ضرورت نہیں اب چاہے سردی ہو یا گرمی ہم موسم کے لحاظ سے کپڑے نہیں پہنیں گے۔ اگر وہ اس سوچ رکھنے والے ہوں گے تو یا تو خود اپنی جان پر ظلم کر رہے ہوں گے اور یا پھر ان کے عزیز رشتے دار انہیں دماغی مریض سمجھ کر دماغی امراض کے ہسپتال میں داخل کرا دیں گے۔ پس جسمانی ضروریات کے پورا کرنے کے لئے اپنی زندگی کے سانس کو قائم رکھنے کیلئے ہر عقل مند کوشش کرتا ہے مگر روح کی طاقت کیلئے یہ کوشش نہیں ہوتی۔ کہہ دیا جاتا ہے کہ بہت کچھ کر لیا یا توجہ نہیں رہتی پوری طرح سستیاں ہوتی ہیں۔ کبھی یہ نہیں ہوتا کہ کھانا کھانا بھول جائیں یا کام پہ جانے سے پہلے اب تیار ہو کے اچھے کپڑے پہننا بھول جائیں۔

س: مستقل عید کب حاصل ہوتی ہے؟

ج: فرمایا! مستقل عید مرنے کے بعد کی عید ہے یا اس شخص کی عید ہے جو اپنی زندگی میں ہی مر گیا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنی زندگی کا ہر لمحہ گزارنے کے لئے تیار ہو گیا بلکہ گزارنے والا بن گیا۔ یا مسلسل عمل اس کی زندگی کا خاصہ بن گیا۔

س: سورۃ یٰسین میں جنتیوں کا کیا کام بیان ہوا ہے؟

ج: فرمایا! سورۃ یٰسین میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "جنتی لوگ اس دن کام میں مشغول ہوں گے اور خوشی سے ہنس رہے ہوں گے۔" (یٰسین:56) جنتوں میں جا کے۔ یعنی ذکر الٰہی میں مصروف ہوں گے۔ یہ بھی ایک کام ہے ان کیلئے۔ جنتیوں کیلئے یہی عمل ہیں جو وہ کر رہے ہوں گے۔

س: حضور انور نے یوم البعث کی کیا وضاحت بیان فرمائی؟

ج: فرمایا! قرآن کریم میں آتا ہے کہ "شیطان نے کہا کہ مجھے اس دن تک مہلت عطا کر جب وہ اٹھائے جائیں گے۔" (الاعراف:15) یوم البعث ہر ایک کا مختلف ہے کسی کو اس دنیا میں مل جاتا ہے کسی کو اگلے جہان میں ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پیاروں کو اس دنیا میں بھی آ جاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ پر یہ یوم البعث اس دنیا میں آ گیا۔ آپ کی مستقل عید اس دنیا میں مل گئی۔ پس شیطان سے نجات پا جانا ہی یوم البعث ہے۔

س: حقیقی خوشی کس چیز میں ہے؟

ج: فرمایا! حقیقی خوشی اسی میں ہے کہ انسان تھکے نہ۔ ایک عمل ہو اور مستقل عمل ہو۔ رات دن کام کر کے بھی اس کام کو بوجھ نہ سمجھے بلکہ خوش ہو اور یقیناً ایسے لوگ خوش ہوتے ہیں جن کو حقیقی خوشی ملتی ہے اپنے کام سے۔ اس بات پر خوش ہوتے ہیں کہ انہوں نے خدمت خلق کی۔

س: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کا کیا نام رکھا ہے نیز حقیقی عید کیا ہے؟

ج: فرمایا! آنحضرت ﷺ نے ایمان کا نام ہی بشاشت قلب رکھا ہے یعنی کامل ایمان دل کی خوشی سے دل کی بشاشت سے پیدا ہوتا ہے۔ پس حقیقی عید وہی ہے جب انسان عمل میں خوشی محسوس کرنے لگے اور کام بوجھ نہ لگے۔ عبادتوں اور قربانیوں کی طرف مستقل توجہ اس کیلئے خوشی کا باعث ہو۔ آنحضرت ﷺ کے صحابہ نے خوشی سے اور لمبے عرصے تک انہوں نے قربانیاں دیں۔

س: ایمان میں مضبوطی کے حوالہ سے آنحضرت ؐ کے ایک صحابی کا کون سا واقعہ بیان ہوا ہے؟

ج: فرمایا! آنحضرت ﷺ کے ایک صحابی کا ذکر آتا ہے جنہوں نے بچپن میں بارہ تیرہ سال کی عمر میں اسلام قبول کر لیا تھا۔ وہ اپنے ماں باپ کے اکلوتے بیٹے تھے لیکن مسلمان ہونے کی وجہ سے ان کے ماں باپ نے ان سے بڑا برا سلوک کرنا شروع کر دیا۔ اس کو کھانا ایسے دیتے جیسے کسی جانور کو دیا جاتا ہے کہ برتن پلید ہو جائے گا۔ یہ صحابی اپنے ایمان پر مضبوطی سے قائم رہے تو ماں باپ نے انہیں گھر سے نکال دیا پھر کئی سالوں کے بعد واپس آئے تو ماں نے بلایا ہے سوچا شاید دل نرم ہو گیا ہوگا۔ لیکن ماں کہنے لگی۔ بیٹا اب تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہیں جاؤ گے۔ تو اس صحابی نے فوراً جواب دیا کہ میں تمہاری خاطر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں چھوڑ سکتا۔ یہ کہہ کر اپنی ماں کے پاس سے آ گئے اور پھر زندگی بھر ماں کا منہ نہیں دیکھا۔

س: جماعتی ترقیات کے حصول کے لئے کون سی چیز زیادہ اہم ہے؟

ج: فرمایا! اگر ہم نے جماعتی ترقیاں حاصل کرنی ہیں تو من حیث الجماعت بھی ہمیں یہ کوشش کرنی پڑے گی کہ عید کے بعد وہ ذوق و شوق قائم رہے جو رمضان میں عبادتوں کا ہوتا ہے۔

س: خطبہ عید کے آخر میں حضور انور نے کن دعاؤں کی طرف توجہ دلائی؟

ج: فرمایا! راہ مولیٰ میں قربان ہونے والوں، اسیران، مالی قربانی کرنے والوں، بیماروں، مریضوں، ضرورتمندوں، واقفین زندگی یا طوعی طور پر خدمت کرنے والوں کو عمومی طور پر دعاؤں میں یاد رکھیں۔ یہ دعا بھی خاص طور پر کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے احکام پر عمل کرنے والا بنا کر ہمیں حقیقی عید منانے والا بنا دے۔

س: عید کس طرح بنائی جا سکتی ہے؟

ج: فرمایا! عید منانا تو ایک عارضی وقت کے لئے ہے اس لئے عید بنانے کے لئے بھی کہا ہے۔ عید بنانا وہ چیز ہے جو انسان کو مستقل عمل میں رکھتی ہے یعنی عمل کی طرف اس کی توجہ رہتی ہے تبھی حقیقی عید بنائی جاتی ہے اور یہی عید ہمارا مقصد ہے اور ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اس کی بھی ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆

احمدی ڈاکٹرز توجہ فرمائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 15 دسمبر 2006ء کو خطبہ جمعۃ المبارک میں احمدی ڈاکٹرز کو "**تحریک وقف**" فرماتے ہوئے یہ الفاظ ارشاد فرمائے۔

" ڈاکٹروں کو بھی اپنے آپ کو وقف کرنا چاہئے چاہے تین سال کیلئے کریں چاہے پانچ سال کے لئے کریں۔ چاہے زندگی کیلئے کریں۔ لیکن **وقف** کر کے آگے آنا چاہئے۔"

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس تحریک پر لبیک کہنے کے خواہشمند تمام احمدی ڈاکٹروں کو فضل عمر ہسپتال ربوہ دعوت خدمت دیتا ہے۔ فضل عمر ہسپتال کو فوری طور پر مندرجہ ذیل شعبہ جات میں **وقف ڈاکٹرز** کی ضرورت ہے۔

Emergency/Trauma Centre

Peadiatrics.

Medicine.

Gynaecology

Surgery.

Eye/ENT

Pathology.

Radiology.

Anaesthesia.

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

☆☆..........☆..........☆☆

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مکرم طاہر محمود احمد صاحب

چندہ دینے والے خدا کے دفتر میں حقیقی مرید ہیں

حضرت مسیح موعود اور خلفاء سلسلہ کے پُرحکمت ارشادات

مستقبل میں چندوں کا ٹارگٹ

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

’’جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے روز بروز بڑھ رہی ہے اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو تم اور بھی ترقی کرو گے اور اُس وقت تمہارا چندہ بیس، پچیس لاکھ سالانہ نہیں ہوگا بلکہ کروڑ، دو کروڑ، پانچ کروڑ، دس کروڑ، بیس کروڑ، پچاس کروڑ، ارب، کھرب، پدم بلکہ اس سے بھی بڑھ جائے گا اور پھر تم دنیا کے چپہ چپہ میں اپنے (مربی) رکھ سکو گے۔ انفرادی لحاظ سے تم اُس وقت بھی غریب ہوگے لیکن اپنے فرض کے ادا کرنے کی وجہ سے، ایک قوم ہونے کے لحاظ سے تم امریکہ سے بھی زیادہ مالدار ہوگے۔ دنیا میں ہر جگہ تمہارے (مربی) ہوں گے اور جتنے تمہارے (مربی) ہوں گے، اتنے افسر دنیا کی کسی بڑی سے بڑی قوم کے بھی نہیں ہوں گے۔ امریکہ کی فوج کے بھی اتنے افسر نہیں ہوں گے جتنے تمہارے (مربیان) ہوں گے اور یہ محض تمہارے ایمان اور اخلاص کی وجہ سے ہوگا۔ اگر تم اپنے ایمان کو قائم رکھو گے تو تم اُس دن کو دیکھ لو گے۔ تمہارے باپ دادوں نے وہ دن دیکھا جب 1914ء میں پیغامیوں نے ہماری مخالفت کی جب میں خلیفہ ہوا تو خزانہ میں صرف سترہ روپے تھے۔ انہوں نے خیال کیا کہ اب قادیان تباہ ہو جائے گا لیکن اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایسی برکت دی کہ اب ہم اپنے کسی طالب علم کو سترہ روپے ماہوار وظیفہ بھی دیتے ہیں تو یہ وظیفہ کم ہونے کی شکایت کرتا ہے۔‘‘

(الفضل 24/اپریل 1957ء صفحہ 5)

بجٹ کو پورا کرنے کے لئے جدوجہد

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

’’احباب کو چاہئے کہ بجٹ کو پورا کرنے کے لئے پوری پوری جدوجہد کریں تا سلسلہ کے کاموں میں رُکاوٹ نہ پیدا ہو اور ہمارا قدم تنزّل کی طرف نہ اُٹھے۔ ہمارے سب کام اللہ تعالیٰ کی برکت کو جذب کرنے کا موجب ہوسکیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ ہم اس کی محبت، اخلاص اور انابت میں ترقی کرنے والے ہوں اور تنزّل سے محفوظ رہیں۔‘‘

(خطبات محمود جلد 12 صفحہ 327)

مُحَصلین کے لئے ہدایات

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

’’بیرون جات میں جو لوگ چندہ لینے کے واسطے بھیجے جاویں اُن کو سمجھا دیں کہ چندہ ایسے طور سے وصول کرنا چاہئے کہ لوگ جو کچھ طیبِ خاطر سے دیں وہ قبول کیا جائے کسی قسم کا اصرار نہ ہو۔ کوئی شخص ایک پیسہ دے خواہ ایک دھیلہ دے اس کو خوشی کے ساتھ قبول کر لینا چاہئے۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 269 تا 270)

خدا کا حق پہلے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

’’ایک دفعہ ایک جماعت کے امیر نے مجھے بتایا کہ نوجوانی میں میرا یہ حال تھا اگرچہ دھوکا تو نہیں دیتا تھا چندہ میں مگر سب سے آخر پر چندہ ادا کیا کرتا تھا اور پہلے اپنی ضرورتوں کو ترجیح دیتا تھا اور یہ سمجھ کر کہ بہت اچھا خدا کا قرضہ مجھ پر چڑھ رہا ہے کسی دن اتار دوں گا۔ میں اپنے نفس کو مطمئن کر لیتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اللہ گواہ ہے اور میں سچ کہہ رہا ہوں کہ وہ سارا دَور مجھ پر اتنی پریشانیوں کا گزرا ہے کہ ایک مصیبت سے نکل کر دوسری مصیبت میں مبتلا ہو جاتا تھا۔ خدا کا مقروض ہی نہیں رہا بندوں کا مقروض بھی بن گیا۔ میں اپنی جن ذاتی ضروریات کو ترجیح دیتا تھا، وہ ضروریات پوری ہونے میں نہیں آتی تھیں۔ جس طرح جہنم کہے گی۔ هَلْ مِنْ مَّزِيدٍ (ق:31) اس طرح میری ضروریات هَلْ مِنْ مَّزِيدٍ کا تقاضا کرتی چلی جاتی تھیں کرتی چلی جاتی تھیں۔ آخر ایک دن میں نے فیصلہ کیا کہ اے خدا! تیرا حق پہلے دوں گا چاہے کچھ گزر جائے میری جان پر۔ چاہے میرے بچے فاقے کریں۔ میں بہرحال تیرا حق پہلے ادا کروں گا۔ تو مجھ سے رحم کا معاملہ کر۔ وہ کہتے ہیں وہ دن اور آج کا دن میں نے تنگی کا نام کبھی نہیں دیکھا۔ ہر بات میں برکت پڑ گئی۔ ہر نقصان ختم ہوگیا۔‘‘

(خطبات طاہر جلد اول صفحہ 64 تا 65)

چندے کی ادائیگی کی فکر

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

’’اس قسم کے بعض خطوط وقف جدید میں مجھے آجاتے تھے۔ سیالکوٹ کی ایک جماعت تھی جو پوری اُجڑ چکی تھی۔ وہاں موجود ہی نہیں رہی تھی (لیکن 1974ء کے زمانہ کی میں بات نہیں کر رہا۔ یہ دوسری مثال دے رہا ہوں۔ 1971ء کی جنگ کے نتیجہ میں یہ حالات پیدا ہوئے تھے) اس زمانہ میں ان کی عارضی ہجرت کے دوران پہلے ان کے پریذیڈنٹ کا خط آیا کہ دعا کریں۔ چاہے ہمیں مزدوری کرنی پڑے۔ محنت کرنی پڑے۔ ہم یہ چندہ وقف جدید کا لکھایا ہوا ہے، وہ ضرور ادا کریں گے اور پھر سال ختم ہونے سے پہلے خوش خبری کا خط آیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق بخشی ہے اور ہم نے اس چندے کی پائی پائی ادا کر دی ہے۔‘‘

(خطبات طاہر جلد اول صفحہ 40)

چندوں کی ماہوار وصولی اور روحانیت میں ترقی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:

’’لیکن وہ جماعتیں یا جماعتوں کا وہ حصہ جن کی آمد ششماہی نہیں بلکہ ماہانہ ہوتی ہے۔ ان سے چندے ماہوار ہی وصول ہو جانا چاہئیں۔ اس سے نہ صرف یہ فائدہ ہوگا کہ ہمیں آخر سال میں زیادہ کوفت برداشت نہ کرنی پڑے گی بلکہ اس سے بڑھ کر ہمیں یہ فائدہ بھی ہوگا کہ ہماری روحانیت ترقی کرے گی کیونکہ وہ روحانی غذا جو معین وقفہ کے بعد کھائی جائے اس سے روحانیت ترقی کرتی ہے۔ جسمانی غذا کو لیجئے! پانچ دن کے بعد پانچ دن کا کھانا کھا لینے سے انسان کی جسمانی قوت بڑھتی نہیں بلکہ اکٹھے کھانے کھا لینے سے پیٹ خراب ہو جاتا ہے۔ اسہال شروع ہو جاتے ہیں وغیرہ اور بجائے فائدہ کے نقصان ہو جاتا ہے، اسی طرح روحانی قوت کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ روح کو روحانی غذا معین اوقات میں پہنچتی رہے، ورنہ جسمانی بیماریوں کی طرح روحانی امراض اور عوارض روح کو لاحق ہو جاتے ہیں۔ مثلاً نماز ہی کو لے لو اگر کوئی شخص صبح کے وقت پانچوں نمازیں اکٹھی ادا کر لے تو وہ یہ نہ سمجھے کہ اس کو پانچوں نمازیں بروقت ادا کرنے سے جو روحانی غذا حاصل ہوسکتی تھی وہ اسے حاصل ہو جائے گی کیونکہ جہاں تک نماز کا تعلق ہے خدا تعالیٰ کے علمِ کامل میں یہ ہے کہ روح کو پانچ مختلف اور معین وقتوں میں نماز کی صورت میں غذا ملنا ضروری ہے، ورنہ روح کمزور ہو جائے گی۔ اگر آپ ان پانچ وقتوں کی بجائے ایک ہی وقت میں پانچ نمازیں ادا کرنا چاہئیں تو یہ ایک بیہودہ اور لغو خیال ہوگا۔ ہمیں یہ سوچنا چاہئے کہ اگر ساتویں دن پینتیس نمازیں ادا کرنے سے روح کی قوت قائم رہ سکتی تو یقیناً اللہ تعالیٰ ساتویں دن ہم سے پینتیس نمازیں پڑھواتا اور روزانہ پانچ وقت نماز ادا کرنے کا حکم نہ دیتا......

پس یہ جو ہمارے چندے ہیں بعض کو ہر ماہ بعد اور بعض کو ہر چھ ماہ بعد ادا کرنے ضروری ہیں اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو خدا تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر قربانیوں کے نتیجہ میں جو برکتیں اور رحمتیں ہمارے لئے مقدر ہیں وہ انہیں نہیں ملیں گی اور ان میں روحانی کمزوری پیدا ہو جائے گی۔

پس عہدیداران کو چاہئے چندے اپنے وقت پر وصول کریں تا سال کے آخر میں نہ انہیں کوفت ہو نہ ہمیں پریشانی لاحق ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے۔‘‘

(خطبات ناصر جلد اول صفحہ 233-234)

مومن چندہ جیب سے نہیں دل سے دیتا ہے

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

’’جو شخص یہ پوچھتا ہے کہ ایسا شخص چندہ دے گا کہاں سے۔ میں اسے کہتا ہوں کہ وہ ایمان سے دے گا۔ ایک بے ایمان انسان یہ دیکھا کرتا ہے کہ فلاں کی جیب میں کیا ہے؟ لیکن ایک ایماندار شخص یہ نہیں دیکھا کرتا کہ میری جیب میں کیا ہے بلکہ وہ اپنے دل کو دیکھتا ہے اور خدا تعالیٰ سے اسے ایسا تعلق ہوتا ہے کہ وہ کہتا ہے جب میں قربانی پر آمادہ ہوں گا تو میرا خدا مجھے دے گا۔ صحابہؓ کو دیکھو ان کی کیا حالت تھی۔ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چندے کا اعلان کیا۔ ایک صحابی نے اس اعلان کو سنا تو اُٹھ کر باہر چلے گئے۔ اور ٹوکری اُٹھا کر کہنے لگے میں مزدوری کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے جو بھی کوئی شخص مزدوری دے میں وہ لینے کیلئے تیار ہوں۔ کسی نے کہا یہ کیوں؟ انہوں نے کہا میں نے یہ رقم چندہ میں دینی ہے۔ آخر انہوں نے مزدوری کی اور شام کو جو غلہ ملا، وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لاکر رکھ دیا۔ مجلس میں کچھ منافق بھی بیٹھے تھے۔ وہ تھوڑے سے غلہ کو دیکھ کر مسکرائے اور کہنے لگے رومہ کے ملک کے ساتھ اس غلہ سے جنگ کی تیاری ہوگی۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دانوں کو قبول فرمایا اور اپنے عمل سے فرما دیا کہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ان دانوں کی بہت بڑی قیمت ہے۔ **تو مومن اپنی جیبوں سے چندہ نہیں دیتا بلکہ دل سے دیتا ہے۔** البتہ منافق جیب سے دیتا ہے، اس لئے مومن کی نگاہیں اور طرف ہوتی ہیں اور منافق کی نگاہیں اور طرف۔‘‘

(انوار العلوم جلد 14 صفحہ 138 تا 139)

دوسروں کی طرف سے چندہ ادا کرنا

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

’’حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی وفات پر 42 سال کا عرصہ گزر چکا ہے مگر میں ہر قربانی کے موقع پر آپ کی طرف سے قربانی کرتا ہوں۔ تحریک جدید 1934ء سے شروع ہے اور اب 1956ء ہے گویا اس پر 22 سال کا عرصہ گزر گیا ہے۔ شاید حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی اولاد خود بھی اس میں حصہ نہ لیتی ہو لیکن میں ہر سال آپ کی طرف سے اس میں چندہ دیتا ہوں تا کہ آپ کی روح کو بھی اس کا ثواب پہنچے۔ پھر جب میں حج پر گیا تو اُس وقت بھی میں نے آپ کی طرف سے قربانی کی تھی اور اب تک ہر عید کے

موقع پر آپ کی طرف سے قربانی کرتا چلا آیا ہوں۔‘‘

(الفضل 21 مارچ 1957ء صفحہ 4)

قربانی کی روح اور دنیا کمانا

’’اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائیداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اُس کے اندر موجود ہے تو اُس کا جائیداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اُس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں۔‘‘

(خطبات محمود جلد 16 صفحہ 755)

کیڑا اور زنگ لگنے سے اپنے اموال کو بچاؤ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

’’میں تو اصولاً آپ کے سامنے بعض خطرات رکھتا ہوں اور آپ خود اپنے نگران ہوں گے اور اپنے رب سے دعائیں کریں گے کہ اللہ! تو ہمیں بہترین نگرانی کی توفیق عطا فرما اور ہمارے مخفی شر سے ہمیں محفوظ رکھ اور وہ ادنیٰ سے ادنیٰ کیڑا بھی جو اموال کو لگتا ہے اور تیرے حضور پہنچنے سے ان کو قاصر کر دیتا ہے ان کیڑوں سے بھی ہمیں بچا کیونکہ جب تک اللہ کی مدد اور نصرت شامل نہ ہو خدا کے حضور دیئے جانے والے اموال پاک نہیں ہو سکتے۔

حضرت مسیح نے یعنی مسیح اوّل نے ایک بہت ہی پیارا فقرہ کہا۔ وہ فرماتے ہیں اور یہ ان کی نصیحت تھی اپنے ماننے والوں کو:

’’اپنے واسطے زمین پر مال جمع نہ کرو جہاں کیڑا اور زنگ خراب کرتا ہے اور جہاں چور نقب لگاتے اور چراتے ہیں بلکہ اپنے لئے آسمان پر مال جمع کرو جہاں نہ کیڑا خراب کرتا ہے نہ زنگ اور نہ وہاں چور نقب لگاتے اور چراتے ہیں۔‘‘

(متی باب 6 آیت 9)

یہ بہت ہی پیاری نصیحت ہے لیکن کامل نہیں کیونکہ کامل دین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اور ایک قدم آگے بڑھ کر اس نصیحت میں جو کمزوریاں رہ گئی تھیں ان کی طرف بھی قرآن کریم نے توجہ دلائی۔ خدا کے حضور صرف مال پیش کرنا کافی نہیں ہے۔ اس مال کو پیش کرنے کے لئے جو تفصیلی شرائط درکار ہیں قرآن ان سے آگاہ فرماتا ہے اور کہتا ہے مال بھیج کر اس غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو جانا کہ ابھی یہ کیڑوں اور چوروں اور ڈاکوؤں اور زنگ سے ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو گیا اور خدا کے حضور پہنچ گیا۔ (خطبات طاہر جلد اول صفحہ 61)

چندوں کے بارے میں اعتراضات کا قلع قمع

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

’’پس جو شخص کچھ مدد دے کر مجھے اسراف کا طعنہ دیتا ہے وہ میرے پر حملہ کرتا ہے۔ ایسا حملہ قابل برداشت نہیں۔ اصل تو یہ ہے کہ مجھے کسی کی بھی پروا نہیں۔ اگر تمام جماعت کے لوگ متفق ہو کر چندہ بند کر دیں یا مجھ سے منحرف ہو جائیں تو وہ جس نے مجھ سے وعدہ کیا ہوا ہے وہ اور جماعت ان سے بہتر پیدا کر دے گا جو صدق اور اخلاص رکھتی ہوگی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ مجھے مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ یَنْصُرُکَ اللّٰہُ ...... یعنی خدا تیری اپنے پاس سے مدد کرے گا۔ تیری وہ مدد کریں گے جن کے دلوں میں ہم آپ وحی کریں گے اور الہام کریں گے۔ پس اس کے بعد میں ایسے لوگوں کو ایک مَرے ہوئے کیڑے کی طرح بھی نہیں سمجھتا جن کے دلوں میں بدگمانیاں پیدا ہوتی ہیں اور کیا وجہ کہ اُٹھیں جبکہ میں ایسے خشک دل لوگوں کو چندہ کے لیے مجبور نہیں کرتا جن کا ایمان ہنوز نا تمام ہے۔ مجھے وہ لوگ چندہ دے سکتے ہیں جو اپنے سچے دل سے مجھے خلیفۃ اللہ سمجھتے ہیں اور میرے تمام کاروبار خواہ اُن کو سمجھیں یا نہ سمجھیں ان پر ایمان لاتے اور ان پر اعتراض کرنا موجب سلب ایمان سمجھتے ہیں۔ میں تاجر نہیں کہ کوئی حساب رکھوں۔ میں کسی کمیٹی کا خزانچی نہیں کہ کسی کو حساب دوں۔ میں بلند آواز سے کہتا ہوں کہ ہر ایک شخص جو ایک ذرّہ بھی میری نسبت اور میرے مصارف کی نسبت اعتراض دل میں رکھتا ہے اس پر حرام ہے کہ ایک کوڑی میری طرف بھیجے۔ مجھے کسی کی پروا نہیں۔ جبکہ خدا مجھے بکثرت کہتا ہے گویا ہر روز کہتا ہے کہ میں ہی بھیجتا ہوں جو آتا ہے اور بھی میرے مصارف پر وہ اعتراض نہیں کرتا تو دوسرا کون ہے جو مجھ پر اعتراض کرے۔ ایسا اعتراض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی تقسیم اموالِ غنیمت کے وقت کیا گیا تھا۔ سو میں آپ کو دوبارہ کہتا ہوں کہ آئندہ سب کو کہہ دیں کہ تم کو اس خدا کی قسم ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور ایسا ہی ہر ایک جو اس خیال میں شریک ہے کہ ایک حبہ بھی میری طرف کسی سلسلہ کے لیے بھی اپنی عمر تک ارسال نہ کریں۔ پھر دیکھیں کہ ہمارا کیا حَرج ہوا؟ اب قسم کے بعد میرے پاس نہیں کہ اَور لکھوں۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 249)

چندوں کے اجر کا فلسفہ

’’ایک آدمی غریب اور دو آنہ روز کا مزدور ہے اور ایک دوسرا آدمی دو لاکھ روپیہ حیثیت رکھتا ہے اور ہزاروں کی روزانہ آمدنی ہے۔ وہ دو آنہ کا مزدور بھی اس میں سے دو پیسہ دیتا ہے اور وہ لاکھ پتی ہزاروں کی آمدنی والا دو روپیہ دیتا ہے۔ تو اگرچہ اُس نے اس مزدور سے زیادہ دیا ہے مگر **اصل یہ ہے کہ اس مزدور کو تو ثواب ملے گا مگر اس دولت مند لاکھ پتی کو ثواب نہیں بلکہ عذاب ہوگا۔** کیونکہ اس نے اپنی حیثیت اور طاقت کے موافق قدم نہیں بڑھایا بلکہ گونہ بخل کیا ہے۔

غرض یہ ہے کہ جس قسم کا انسان ہو اُسے اپنی طاقت اور قدرت کے موافق قدم بڑھانا چاہیے۔ ہر شخص اپنی معرفت کے لحاظ سے پوچھا جائے گا۔ جس قدر کسی کی معرفت بڑھی ہوئی ہوگی اسی قدر وہ زیادہ جوابدہ ہوگا۔ اسی لئے ذوالنون نے زکوٰۃ کا وہ نکتہ سنایا یہ خلافِ شریعت نہیں ہے۔ اس کے نزدیک شریعت کا یہی اقتضا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ مال رکھنے کے لئے نہیں ہے بلکہ اُسے خدمت دین اور ہمدردی نوعِ انسان میں صرف کرنا چاہئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آخری وقت ایک مہر تھی۔ آپ نے اسے نکلوا دیا۔ اصل یہی ہے کہ ہر امر کے مراتب ہوتے ہیں۔ بعض آدمی شبہ کریں گے کہ حضرت عثمانؓ غنی کہلاتے تھے۔ انہوں نے کیوں مال جمع کیا؟ یہ ایک بیہودہ شبہ ہے۔ اس لئے کہ وہ مہاجن نہ تھے۔ خدا تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ اس غنی کے کیا معنی ہیں۔ میں اتنا جانتا ہوں کہ جو مال خدمتِ دین کے لیے وقف ہو، وہ اس کا نہیں ہے۔ اس نیت اور غرض سے جو شخص رکھتا ہے وہ اپنے لئے جمع نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کا مال ہے۔ لیکن جو اپنے اغراضِ نفسانی اور دنیاوی کو ملحوظ رکھ کر جمع کرتا جاتا ہے، وہ مال داغ لگانے کے لئے ہے جس سے آخر اس کو داغ دیا جائے گا۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 443)

چندوں میں نیک نیتی کا اجرِ عظیم

’’اگر کوئی شخص اس غرض کے لئے چندہ دیتا ہے یا ہماری دینی ضروریات میں شریک ہوتا ہے کہ اُس کا نام شائع کیا جائے، تو یقیناً سمجھو کہ وہ دُنیا کی شہرت اور نام و نمود کا خواہشمند ہے، لیکن جو شخص محض اللہ تعالیٰ کے لئے اس راہ میں قدم رکھتا ہے اور خدمت دین کے لئے کمربستہ ہوتا ہے، اُس کو اس بات کی کچھ بھی پروا نہیں ہوتی۔ دُنیا کے نام کچھ حقیقت اور اثر اپنے اندر نہیں رکھتے ہیں۔ **نام وہی بہتر ہوتے ہیں جو آسمان پر رکھے جائیں۔** کاغذات کا کیا اثر ہے۔ ایک دن ہوتے ہیں اور دُوسرے دن ضائع ہو جاتے ہیں، **لیکن جو کچھ آسمان پر لکھا جاتا ہے وہ کبھی محو نہیں ہو سکتا۔** اس کا اثر ابدالآباد کے لئے ہوتا ہے، میرے بہت سے مخلص احباب ایسے ہیں جن کو تم میں سے شائد بہت ہی کم جانتے ہوں، لیکن انہوں نے ہمیشہ میرا ساتھ دیا ہے۔ مثلاً مَیں نظیر کے طور پر کہتا ہوں کہ مرزا یوسف بیگ صاحب میرے بہت ہی مخلص اور صادق دوست ہیں۔ مَیں نے اُن کا ذکر اس واسطے کیا ہے کہ اس طرح پر بھائیوں میں باہم تعارف بڑھتا ہے اور محبت پیدا ہوتی ہے۔ مرزا صاحب اس وقت سے میرے ساتھ تعلق رکھتے ہیں جبکہ میں گوشہ نشینی کی زندگی بسر کر رہا تھا۔ میں دیکھتا ہوں کہ اُن کا دل محبت اور اخلاص سے بھرا ہوا ہے اور وہ ہر وقت سلسلہ کی خدمت کے لئے اپنے اندر ایک جوش رکھتے ہیں۔ ایسا ہی اور بہت سے عزیز دوست ہیں اور سب اپنے اپنے ایمان اور معرفت کے موافق اخلاص اور جوشِ محبت سے لبریز ہیں۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 225-226)

راتوں کو اٹھو اور دعا کرو

☆اللہ تعالیٰ اپنے رحمان بندوں کی صفات بیان کرتے ہوئے ایک صفت یہ بھی بیان فرماتا ہے:۔

وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ...... ﴿الفرقان: 64-65﴾

اور وہ لوگ جو اپنے ربّ کے لئے راتیں سجدہ کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے گزارتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

’’نبی اکرم ﷺ رات کو نماز تہجد کی ادائیگی کے لئے اُٹھتے اور عبادت کرتے تھے جب طلوع فجر میں تھوڑا سا وقت باقی رہ جاتا تو مجھے بھی جگاتے اور فرماتے تم بھی دو رکعت ادا کر لو۔‘‘

(بخاری کتاب الصلوۃ، باب الصلوۃ خلف النائم)

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

’’تذلّل اور اِنکساری کی زندگی کوئی شخص اختیار نہیں کر سکتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ اُس کی مدد نہ کرے۔ اپنے آپ کو ٹٹولو اور اگر بچہ کی طرح اپنے آپ کو کمزور پاؤ، تو گھبراؤ نہیں اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی دعا صحابہؓ کی طرح جاری رکھو۔ راتوں کو اٹھو اور دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تم کو اپنی راہ دکھلائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے صحابہؓ نے بھی تدریجاً تربیت پائی....تم لوگ سچے دل سے توبہ کرو، تہجد میں اٹھو، دعا کرو، دل کو درست کرو۔ کمزوریوں کو چھوڑ دو اور خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق اپنے قول و فعل کو بناؤ۔ یقین رکھو کہ جو اس نصیحت کو ورد بنائے گا اور عملی طور سے دعا کرے گا اور عملی طور پر التجا خدا کے سامنے لائے گا۔ اللہ تعالیٰ اُس پر فضل کرے گا اور اُس کے دل میں تبدیلی ہو گی۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 28)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

’’متقی بننے اور متقی خاندان کا سربراہ بننے کے لئے خود بھی نمازوں کی پابندی کریں۔ رات کو اٹھیں یا کم از کم فجر کی نماز کے لئے تو ضرور اٹھیں، اپنی بیوی بچوں کو بھی اٹھائیں۔ جو گھر اس طرح عبادت گزار افراد سے بھرے ہوں گے وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی برکات کو سمیٹنے والے ہوں گے۔ لیکن یاد رکھیں کہ کوشش بھی اس وقت بارآور ہوگی، اس وقت کامیابیاں ملیں گی کہ جب دعا کے ساتھ یہ کوشش کر رہے ہوں گے۔ صرف اُٹھا کے اور ٹکریں مار کے نہیں بلکہ دعائیں بھی مسلسل کرتے رہیں اپنے لئے، اپنے بیوی بچوں کے لئے۔ اس لئے اپنی نمازوں میں بھی اپنی بیوی بچوں کے لئے بہت دعائیں کریں۔‘‘

(خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 462-463)

آٹھواں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ اٹلی

مکرم رانا نصیر احمد صاحب صدر انصار اللہ اٹلی

جماعت احمدیہ اٹلی کا 8 واں جلسہ سالانہ مورخہ 31 مئی اور یکم جون 2014ء جماعت احمدیہ کے مشن ہاؤس واقع San Pietro in Casale میں منعقد کیا گیا۔

جلسہ گاہ:

جماعت احمدیہ اٹلی کا پہلا جلسہ سالانہ ایک ہوٹل میں منعقد کیا گیا تھا خدا کے فضل سے دوسرے سال یعنی جلسہ سے پہلے ہی مشن ہاؤس اور کافی رقبہ زمین جماعت نے خرید لی اور جلسہ ایک مارکی میں ہونے لگا۔ پانچویں جلسہ تک وہ چھوٹی مارکی جو کہ جماعت نے خریدی تھی کافی چھوٹی پڑ گئی تو پریشانی ہوئی کہ اب کیا کریں اور بڑی والی اتنی مہنگی مارکی کیسے خریدیں تو خدا نے ایسا انتظام کیا کہ ایک لوکل تنظیم کی طرف سے ایک بہت بڑی مارکی صرف ٹرانسپورٹ کے کرایہ پر مل گئی اور دو سال ایسے کام چلتا رہا۔ اس سال پھر پریشانی تھی کیونکہ وہ مارکی نہیں مل رہی تھی۔ اس خدا نے ایسا فضل کیا اور ایسا انتظام ہوا کہ جو کسی معجزہ سے کم نہیں۔ مشن ہاؤس کے بالکل سامنے ہمسائے میں ایک اٹالین غیر احمدی کا بہت بڑا ہال ایک بڑا سارا شیڈ اور کافی کھلا رقبہ ہے جماعت نے سوچا کہ اس سے پوچھتے ہیں کہ ہم نے پروگرام کرنا ہے تو کرائے پر دے دو شاید دے ہی دے۔ مگر جب اس سے بات ہوئی تو اس نے کہا کوئی کرایہ نہیں صاف کریں اور استعمال کریں۔ یوں خدا کے فضل اور ہمسائے کی ہمدردی کی بدولت ایک بہت بڑا مسئلہ مفت میں حل ہو گیا۔ جبکہ لجنہ اماء اللہ کا جلسہ گاہ پہلے کی طرح مشن ہاؤس میں واقع اپنے ہی ہال میں تھا۔

تیاری:

سارے ہال کو خوبصورت کپڑے سے سجایا گیا جو کہ ایک غانین احمدی دوست مکرم کریم آدم صاحب نے بہت بڑی مقدار میں جلسہ کے لئے گفٹ کیا۔ جماعت احمدیہ پارما (Parma) کے خدام نے اتنی محنت اور خوبصورتی سے اس کو اوپر چھت کے ساتھ اور دیواروں پر لگایا کہ ہر دیکھنے والا داد دینے پر مجبور تھا۔ فرش پر نئے خوبصورت قالین ڈالے گئے۔

مہمانانِ خصوصی:

حضورِ انور نے از راہِ شفقت مکرم مولانا محمد طاہر ندیم صاحب عربک ڈیسک کو اپنا نمائندہ خصوصی مقرر فرمایا اسی طرح مکرم مولانا عبدالغفار صاحب کو بھی ہمارے جلسہ میں شمولیت کا حکم دیا۔ جس سے گھانین دوستوں کی خصوصی طور پر حوصلہ افزائی ہوئی۔

پرچم کشائی:

31 مئی پرچم کشائی کی تقریب منعقد کی گئی۔ لوائے احمدیت مکرم مولانا محمد طاہر ندیم صاحب نمائندہ خصوصی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور اٹلی کا پرچم مکرم عبد الفاطر ملک صاحب نیشنل صدر جماعت احمدیہ اٹلی نے فضا میں بلند کیا جس کے ساتھ ہی ساری فضا نعروں سے گونج اُٹھی یہ سلسلہ کافی دیر چلتا رہا۔ مکرم مولانا محمد طاہر ندیم صاحب نے دعا کروائی۔

پہلا اجلاس:

جلسہ سالانہ کا پہلا اجلاس نیشنل صدر جماعت احمدیہ اٹلی کی زیرِ صدارت وقت پر شروع ہوا۔ تلاوتِ قرآنِ کریم اور اٹالین ترجمہ کے بعد نظم پڑھی گئی۔ جس کے بعد نیشنل صدر صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں جلسہ سالانہ کی تاریخ پر روشنی ڈالی خطاب کے بعد دعا کروائی اور یوں پہلا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا اجلاس:

شام چار بجے دوسرا اجلاس مولانا عبد الغفار صاحب مربی سلسلہ یوکے کی زیرِ صدارت شروع ہوا۔ تلاوتِ قرآنِ کریم اور نظم کے بعد پہلی تقریر اطالوی زبان میں مولانا عطاء الواسع طارق صاحب مربی سلسلہ اٹلی نے احمدیت کی اصل غرض کے عنوان پر کی۔ پھر خاکسار نے اللہ تعالیٰ کی عبادت ہماری زندگی کا مقصد کے موضوع پر تقریر کی۔ تیسری تقریر مولانا عبدالغفار صاحب مربی سلسلہ یوکے نے مالی قربانی کی اہمیت کے موضوع پر کی اور اعلانات کے بعد اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

مجلس سوال و جواب:

دوسرے اجلاس کے بعد دو گھنٹے کا وقفہ کیا گیا۔ جس میں احبابِ جماعت کو تین گروپوں میں تقسیم کیا گیا تھا اور چھ جگہوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ یعنی تین مردوں کے لئے اور تین لجنہ اماء اللہ کے لئے۔ اردو، اٹالین اور بنگالی بولنے والے احباب کے سوال جواب مکرم مولانا عطاء الواسع طارق صاحب کے ساتھ ہوئے۔ عرب دوستوں کے گروپ کے سوال جواب مکرم محمد طاہر ندیم صاحب کے ساتھ ہوئے اور گھانین گروپ کی مجلس مکرم عبد الغفار صاحب مربی سلسلہ یوکے کے ساتھ ہوئی۔ جس میں خواتین و احباب نے بہت دلچسپی لی جس کی وجہ سے یہ مجلس اپنے مقررہ وقت سے کافی دیر بعد ختم ہوئی۔ نمازِ مغرب اور عشاء ادا کی گئی اور یوں پہلے دن کا اختتام ہوا۔

تیسرا اجلاس:

جلسہ سالانہ کا تیسرا اجلاس مکرم مولانا عطاء الواسع طارق صاحب کی زیرِ صدارت شروع ہوا۔ تلاوتِ قرآنِ کریم اس کے اٹالین ترجمہ کے بعد نظم پیش کی گئی۔ اجلاس کی پہلی تقریر مکرم محمد اکرم صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ اٹلی نے کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان جہادِ اکبر ہر روز کا مجاہدہ تھا۔ مکرم شاہد خلیل صاحب نیشنل سیکرٹری تعلیم نے نبی کریم ﷺ کے معجزات کے موضوع پر تقریر فرمائی اور مکرم مصطفیٰ الشفقی صاحب نیشنل سیکرٹری دعوت الی اللہ نے خلافت کے ساتھ ایک مضبوط تعلق رکھنے کی اہمیت پر خطاب فرمایا۔

تاثرات نومبائعین:

جلسہ سالانہ میں تقریباً بیس کے قریب نومبائعین شامل ہوئے۔ دوسرے اور تیسرے اجلاسات میں کچھ کچھ وقت ان کے تاثرات کے لئے رکھا گیا تھا۔ جو کہ بہت ہی روح پرور، جذباتی اور ایمانوں کو تازگی بخشنے والے لمحات تھے۔

تاثرات اٹالین مہمان:

جلسہ سالانہ میں کچھ غیر احمدی مہمان بھی تشریف لائے تھے اور مختلف اجلاسات میں، مختلف اوقات میں انہوں نے بھی اپنے تاثرات بیان کئے۔ جن کا مختصر ذکر کیا جاتا ہے۔

سلویو دانیو صاحب جو کہ روم میں مذہب کی ایک تنظیم Religions for Peace نمائندہ ہیں نے کہا کہ میں اپنے آپ کو خوش نصیب خیال کرتا ہوں کہ آپ لوگوں میں شامل ہوا ہوں اور مجھے آپ لوگوں سے بات کر کے بہت خوشی محسوس ہو رہی ہے۔ ہم سب ایک زبان بولتے ہیں جو کہ پیار اور محبت کی زبان ہے ایک وقت تھا کہ میں خیال کرتا تھا کہ مسلمان صرف عرب ممالک میں ہیں ہندو صرف ہندوستانی ہیں مگر اب یہ حال ہے کہ ہندو، مسلمان، سکھ، بہائی تمام مذاہب کے لوگ میرے ہمسائے ہیں اور ہر ایک کے ساتھ میرا تعلق ہے اس لئے ضروری ہے کہ ہر ایک سے ہم محبت اور پیار کریں اور ایک دوسرے سے سبق سیکھیں۔ میں آپ کے جلسہ سالانہ کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کرتا ہوں۔

لویجی ڈی سالویا صاحب Religions for Peace کے صدر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے یہاں آ کر بہت اچھا لگ رہا ہے وہ اس لئے کہ آپ وہ لوگ ہیں جو کہ خدا کو سب سے زیادہ چاہتے ہیں دعا سے خدا ملتا ہے اور خدا سے امید پیدا ہوتی ہے مجھے پتا ہے کہ آپ کی جماعت کی بہت زیادہ مخالفت ہے اور مجھے یہ بھی پتا ہے کہ آپ لوگ گالیوں کا جواب گالیوں سے نہیں بلکہ محبت سے دیتے ہیں یوں جماعت اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ ایمان نفرت سے بہت زیادہ مضبوط ہے۔ آپ کی جماعت امن کا ایک پُل بناتی ہے بہت کم لوگ ہیں جو اس بات کو سمجھتے ہیں تمام مذاہب انسان کو محبت اور انسانیت کا درس دیتے ہیں اور یہ ایک ایسا جذبہ ہے جو خدا نے ہمیں دیا ہے۔ میری خواہش ہے کہ جماعت سے مل کر کام کروں اور امن کے پُل بناؤں۔

محترمہ آنا ماتسا صاحبہ ایک لوکل میونسپلٹی کی ایک معزز خاتون ہیں اور جرنلسٹ بھی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے بہت خوشی ہوئی ہے اور میرے بہت سارے جذبات ہیں اور میں آپ لوگوں کی بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اپنے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کی دعوت دی آپ لوگ بھی میرے شہر میں آئے ہیں میں آپ سب کو خوش آمدید کہتی ہوں مجھے افسوس ہے کہ میرے شہر کے زیادہ لوگ شریک نہیں میں وعدہ کرتی ہوں کہ رابطوں میں تعلق کے لئے کوشش کروں گی اور تا کہ آئندہ زیادہ لوگ آپ کے پروگرام میں شامل ہوں۔

محترمہ ماریہ گوستا صاحبہ نے کہا بہت بہت شکریہ اپنے جلسہ سالانہ پر بلانے کا میں بہائی مذہب سے تعلق رکھتی ہوں مجھے جماعت کی یہ تعلیم کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں بہت ہی زیادہ پسند آئی ہے زمین ایک ہی ملک کی طرح ہے اور یہاں رہنے والے سب ایک ہی ہیں اس لئے ہر ایک کو محبت اور پیار سے رہنا چاہئے۔ جماعت دنیا میں امن کے لئے جو کوشش کر رہی ہے اور ہر ایک کو امن کا پیغام دے رہی ہے وہ قابلِ تعریف ہے ایک بار پھر آپ کا شکریہ۔

اختتامی اجلاس:

جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس محترم مولانا محمد طاہر ندیم صاحب نمائندہ خصوصی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیرِ صدارت شروع ہوا۔ تلاوتِ قرآنِ کریم اور اٹالین ترجمہ کے بعد نظم پڑھی گئی۔ پھر نیشنل مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ اٹلی نے مکرم پاولو جنزالی صاحب جن کے ہال میں جلسہ گاہ بنایا گیا تھا کا شکریہ ادا کیا اور ایک چھوٹا سا تحفہ ان کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ پھر نیشنل صدر صاحب نے حضورِ انور کا وہ پیغام پڑھ کر سنایا جو کہ حضورِ انور نے از راہِ شفقت جلسہ سالانہ کے لئے خصوصی طور پر بھجوایا تھا۔ مکرم مولانا محمد طاہر ندیم صاحب نے پیغام کا عربی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ جس سے عرب دوست بہت خوش ہوئے۔

مکرم مولانا محمد طاہر ندیم صاحب نے ایک جامع اختتامی خطاب فرمایا خطاب کے بعد آپ نے اختتامی دعا کروائی۔ دعا کے بعد کچھ قصائد اور ترانے پڑھے گئے۔

ٹرانسلیشن:

مختلف زبانوں کے بولنے والے احمدی احباب کو مدنظر رکھتے ہوئے عربی، گھانین، اردو، اٹالین اور انگلش کے رواں ترجموں کا انتظام کیا گیا تھا۔ جس کے لئے خصوصی طور پر کیبن بنائے گئے

باقی صفحہ 6 پر

مکرم خواجہ ضیاء الحق صاحب بٹ درویش قادیان

مکرم عبدالباسط بٹ صاحب

مکرم خواجہ ضیاء الحق بٹ صاحب مکرم خواجہ عبدالحق بٹ صاحب اور محترمہ جنت بی بی صاحبہ کے ہاں ستمبر 1929ء کو پیدا ہوئے ان کے والد محترم خواجہ عبدالحق بٹ صاحب ایک فرشتہ سیرت اور نیک انسان تھے ان کی والدہ انتہائی دعا گو اور شفیق خاتون تھیں ان کے والد محترم کا اسم گرامی خواجہ عمدو صاحب تھا جو ایک نہایت نیک اور پارسا اور دعا گو انسان تھے ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اشارہ ہوا کہ یہ وقت مہدی موعود کی آمد کا ہے۔ اسی لئے اس کو قبول کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہئے انہی دنوں چاند اور سورج گرہن کا واقعہ پیش آیا جس پر یہ تصدیق ثبت ہوگئی کہ اس وقت امام مہدی موجود ہے اس بارہ میں انہوں نے اپنے دونوں بچوں خواجہ عبدالحق بٹ صاحب اور خواجہ عبدالواحد صاحب پہلوان اور باقی اہل خانہ کو وصیت کی کہ مہدی موعود کا ظہور ہو چکا ہے اور اب اس کا ماننا عین ایمان ہے۔ دادا جان شال بانی کا کام کیا کرتے تھے اور اکثر اپنے کاروبار کے سلسلہ میں امرتسر جایا کرتے تھے۔ 1896ء میں وہ امرتسر اپنے کسی تجارتی کام کے سلسلہ میں گئے۔ تو انہیں علم ہوا کہ قادیان میں کسی شخص نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے چنانچہ یہ بات سنتے ہی وہ قادیان روانہ ہو گئے اور **جب حضرت مسیح موعود کا چہرہ مبارک دیکھا تو بے اختیار ان کے منہ سے نکلا کہ یہ چہرہ جھوٹ نہیں بول سکتا۔ چنانچہ اسی وقت بیعت کر لی** اور گھر پہنچ کر ان کی والدہ محترمہ اور محترمہ ہمشیرہ صاحبہ محترم خواجہ عبدالحق بٹ صاحب مکرم خواجہ عبدالواحد صاحب پہلوان کی طرف سے بیعت کے خطوط لکھوا دیئے۔ اس کے بعد جب حضرت مسیح موعود سیالکوٹ تشریف لائے تو محترمہ ہمشیرہ صاحبہ نے دستی بیعت کر لی باقی افرادِ خاندان کو دستی بیعت کا موقعہ نہیں ملا۔

محترم خواجہ عمدو صاحب پہلے اہل حدیث تھے۔ ان دنوں اہل حدیثوں کے خلاف بہت مخالفت تھی۔ اگر کسی مسجد میں اہل حدیث نماز پڑھ جاتا تو مسجد والے اس مسجد کے اس حصہ کو پانی سے دھوتے۔ تب ان کے خیال میں مسجد پاک ہو جاتی۔ پھر جب آپ احمدی ہو گئے تو مخالفت اور تیز ہو گئی لیکن وہ مخالفت ان کے پائے استقلال کو ذرا بھی نہ ڈگمگا سکی۔ ابھی ان کی تھوڑی ہی عمر تھی اور عالم شباب میں قدم رکھا تھا کہ قبلہ والد صاحب کا انتقال ہو گیا۔

خواجہ عبدالحق بٹ صاحب نیک فطرت اور متقی انسان تھے ان کو جماعت احمدیہ گوجرہ کے اکثر احباب فرشتہ کے نام سے یاد کرتے تھے احباب جماعت کے ساتھ وہ مشفقانہ سلوک روا رکھتے ان کی سادگی پرہیزگاری کسی سے پوشیدہ نہ تھی۔ بیت الذکر میں سب سے پہلے تشریف لاتے اور وضو کر کے نداء دیتے پھر نماز میں شامل ہوتے ان کا دل ہر وقت بیت میں ہی اٹکا رہتا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے مطالبہ پر مکرم خواجہ عبدالحق بٹ صاحب نے اپنے سب سے چھوٹے بیٹے خواجہ ضیاء الحق بٹ صاحب کو بطور درویش قادیان بھجوایا ان کے ہمراہ ان کے تایا زاد بھائی خواجہ عبدالکریم خالد ولد خواجہ عبدالواحد پہلوان بھی بطور درویش قادیان آگئے قادیان میں قیام کے دوران خواجہ ضیاء الحق صاحب بٹ نے اپنے قول اور فعل سے درویشان قادیان کے دل میں جگہ بنا لی اور خدمت گزاری وفا شعاری کے ساتھ درویشان کی خدمت میں مصروف رہے ہمہ وقت خدمت میں مشغول رہنا ان کا شعار تھا درویشان کے ساتھ ان کا رابطہ اور تعلق برادرانہ تھا ہر ایک مفوضہ ڈیوٹی دل و جان سے سرانجام دیتے کیونکہ وہاں پر حالات ہی ایسے تھے کہ کسی قسم کی کوتاہی زیادہ نقصان کا باعث ہو سکتی تھی۔ اپنے ساتھیوں کی ہر قسم کی تکلیف میں ہاتھ بٹاتے جبکہ ان حالات میں درویشان کا کوئی پرسانِ حال نہ تھا۔ اس وقت اپنی استطاعت کے مطابق ان کی خدمت پر کمربستہ رہے جماعتی نظام کے تحت درویشان کی تبدیلی اور واپسی آغاز میں ہوتی رہی اسی تبدیلی اور واپسی کے تحت وہ اپنا مقرر شدہ وقت گزار کر پاکستان واپس آگئے قادیان سے واپسی پر ان کی طبیعت میں درویشانہ رنگ بہت چھا گیا اور ان کی طبیعت میں مزید نکھار پیدا ہو گیا اپنے ملنے والوں میں ہر دلعزیز بن گئے اور خدمت کا کوئی موقعہ جانے نہ دیتے اور ہمہ وقت خدمت پر کمربستہ رہتے۔

گوجرہ میں آمد کے ساتھ ہی جماعتی سرگرمیوں میں حصہ لینا شروع کر دیا اور حتی الوسع جماعتی خدمت پر مامور رہے۔ بسلسلہ روزگار لائل پور چلے آئے اور تدریس کے شعبہ کو اپنایا اپنے شعبہ میں اپنے استطاعت سے بڑھ کر افسران کے دل میں جگہ بنائی اپنے فرائض کو خوش اسلوبی اور خوش دلی سے پورا کر کے افسران بالا کے ساتھ قابلِ تقلید مثال بنائی ان کے افسران ان کی تعریف میں رطب اللسان تھے ان کے پاس زیر تعلیم شاگردان کی اعتقاد کی حد تک عزت کرتے تھے ان کا سکول ان کی رہائش کے قریب ہی تھا اس لئے اس جگہ کا باسی ہونے کی وجہ سے ان کی عزت عام افراد سے زیادہ تھی غیر از جماعت احباب میں فلاحی اور تعمیری لحاظ سے بہت مقبول تھے اور خدمت گزاری میں اپنا نام رکھتے تھے۔ لائل پور میں آ کر احمدیہ بیت الذکر سے باقاعدہ رابطہ رکھا چندہ جات کی ادائیگی اور تمام مالی تحریکات میں بروقت شامل ہوتے اور تنخواہ ملنے پر پہلے چندہ ادا کرتے پھر اپنے خرچ کے لئے رقم استعمال کرتے اپنے والدین کی خدمت میں طاق تھے اور لائل پور سے گوجرہ میں اپنے والدین کی خدمت کیلئے ہر ہفتہ بعد چھٹی پر گوجرہ آتے اور اپنا حق خدمت ادا کرتے والد محترم کی وفات کے بعد اپنے والدہ کی خدمت میں زیادہ مشغول ہو گئے اور بعض اوقات خدمت کی غرض سے ان کو لائل پور لے آتے اور ان کے مطالبہ پر پھر واپس گوجرہ چھوڑ آتے۔

1974ء میں جماعت احمدیہ کے خلاف فسادات فیصل آباد سے شروع ہوئے اور فیصل آباد میں ان کا بہت زور تھا خواجہ ضیاء الحق صاحب بھی فیصل آباد میں بطور ٹیچر سکول میں تعینات تھے مخالف احمدیت اکیلے رہنے والے احمدیوں کو ڈرا دھمکا کر احمدیت سے دور کرنے کی کوششوں میں مصروف تھے۔ ان حالات میں احمدی احباب بھی اخلاص و وفا میں کسی سے کم نہ تھے اور تمام آنے والے حالات میں اپنے آپ کو ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رکھے ہوئے تھے اکیلے احمدیوں کو غیر از جماعت جھانسے میں لا کر دور کرنا چاہتے تھے مکرم خواجہ ضیاء الحق کے ہاں بھی ایک بی ڈی ممبر مولوی عبدالکریم جو جماعت اسلامی سے تعلق رکھتا تھا چند محلے داروں کے ساتھ مل کر گھر چلا آیا اور حالات کی سنگینی سے بہت ڈرایا اور کہا اہل محلّہ بہت مشتعل ہیں آپ کے گھر کو آگ لگانا چاہتے ہیں لیکن میں نے ان کو روکا ہوا ہے اگر آپ کلمہ پڑھ کر تائب ہو جائیں تو آپ کو لوگوں کے نقصان پہنچانے سے بچا سکتے ہیں اس وقت خواجہ ضیاء الحق صاحب نے اونچی آواز میں کلمہ طیبہ پڑھا اور کہا کہ میرا تو یہی کلمہ ہے اس کلمہ پر میں اپنی جان بھی دے دوں گا لیکن احمدیت سے پیچھے نہیں ہٹوں گا اس دوران ان کی ہمشیرہ محترمہ عبدالرشید صاحبہ جو کہ ان کے ساتھ رہائش پذیر تھیں اور دروازے کے ساتھ لگ کر گفتگو سن رہی تھیں انہوں نے بے ساختہ کہا کہ مولوی صاحب آپ سب کو بتا دیں کہ جو اس مکان کو آگ لگانے یا لوٹنے آئے گا وہ زندہ واپس نہیں جائے گا اس پر بی ڈی ممبر صاحب واپس اپنے حواریوں میں چلے گئے اور ان کو بتایا آپ اس طرف نہ جانا۔ کیونکہ ان کا مقابلہ مشکل ہے۔

پھر بتایا کہ فسادات کے آغاز میں میرے بڑے بھائی خواجہ نور الحق بٹ آف گوجرہ کا مکان اور دکان جلا دیئے گئے تھے لیکن پھر بھی ہمارے پائے ثبت نہیں لڑکھڑائے ہم سب کچھ دیکھ چکے ہیں اس لئے ہم خدائے واحد کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتے آپ کا جہاں تک بس چلتا ہے آپ وہ کر لیں میں اپنے مسلک پر قائم رہوں گا دیگر افراد نے بھی کوشش کی کہ بٹ صاحب آپ ہماری بات سمجھ لیں تو اچھا ہوگا۔ لیکن ان کی حوصلہ مندی سے ان کو ناکام واپس لوٹنا پڑا فسادات کا دورانیہ کچھ لمبا تھا لیکن خواجہ صاحب انتہائی خودداری، بردباری اور شرافت پر قائم رہے اس پر حالات درست ہونے پر غیر از جماعت لوگوں کے دلوں میں ان کا وقار اور بڑھ گیا اور معاشرہ میں ان کو ویسے ہی مقام مل گیا جو فسادات سے پہلے تھا۔ اس نیک اور خدمت گزاری کے ساتھ اپنا وقت گزار کر مارچ 1978ء اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ ان کے پسماندگان میں صاحبزادگان محمد محمود بٹ آف سپین اور محمد ناصر ندیم بٹ آف جاپان صاحبزادیاں امۃ النصیر صاحبہ آف اسلام آباد اور امۃ الشکور صاحبہ آف جرمنی شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور محترم بٹ صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ صفحہ 5: اٹلی کا 8واں جلسہ سالانہ

تھے اور پچھلے سالوں کی نسبت ہر ممکن بہتری لانے کی کوشش کی گئی تھی۔

مستورات کا اپنا سیشن:

امسال بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مستورات کو بھی جلسہ سالانہ میں الگ سیشن کرنے کی توفیق ملی۔ یکم جون 2014ء کو صبح تلاوت قرآنِ کریم سے سیشن کا آغاز کیا گیا۔ نظم کے بعد محترمہ ثمینہ ملک صاحبہ نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ اٹلی نے ایک پاکیزہ معاشرہ کا قیام دینی تعلیمات کی روشنی میں کے موضوع پر تقریر کی اور ساتھ ساتھ ہی تقریر کا اٹالین ترجمہ بھی پیش کیا۔ محترمہ زاہدہ شبیر صاحبہ نیشنل سیکرٹری تعلیم و تربیت نے قرآن ایک لامتناہی خزانہ کے عنوان پر تقریر کی محترمہ مجیدہ اگیا پونگ صاحبہ نے اٹالین زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ قصیدہ محترمہ کوثر شاہین صاحبہ نے پڑھا۔ بچوں کی تربیت میں ایک ماں کی ذمہ داریاں کے موضوع پر محترمہ خدیجہ رادیل صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ اٹلی (عرب ڈیسک) نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اسی طرح محترمہ عائشہ اگیا پونگ صاحبہ نے مالی قربانی کی اہمیت کے موضوع پر تقریر کی۔ اردو، عربی، گھانین اور بنگالی زبان جاننے والی ممبرات نے مل کر خوبصورت آواز میں قصیدہ پڑھ کر ماحول کو انتہائی روحانی کر دیا۔ آخر پر فضا گھانین ممبرات کے نعروں سے گونج اُٹھی۔

دو غیر از جماعت عرب ممبرات نے بھی جلسہ سالانہ میں شرکت کی اور تمام کارروائی انتہائی شوق سے سنی۔ جلسہ میں 77 لجنہ اماء اللہ 13 ناصرات الاحمدیہ اور 42 چھوٹے بچوں نے شرکت کی۔ نظموں اور ترانوں پر سیشن کا اختتام ہوا۔

حاضری:

جلسہ سالانہ کی ٹوٹل حاضری 333 رہی۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جماعت احمدیہ اٹلی کو آئندہ اس سے بھی زیادہ کامیاب جلسہ منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ از صفحہ 1 ۔ خلاصہ خطاب حضور انور

کی طرف توجہ ہے۔ فرمایا کہ شرائط بیعت میں موجود یہ ساری باتیں وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمائیں اور جن کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے بار بار یاددہانی کروائی۔ حضرت مسیح موعود نے یہ بھی فرمایا کہ اگر تم عبدرحمان بننا چاہتے ہو تو پھر یہ بھی حق ادا کرو جو ایک عبادت کا رنگ ہے کہ اپنی زبانوں کو ذکر الٰہی سے تر رکھو، آنحضرت ﷺ پر درود بھیجو، توبہ واستغفار کرتے رہو۔ غرض کہ آپ کی تمام شرائط بیعت وہ ہیں جن پر چلنے کا ایک احمدی وعدہ کرتے ہوئے احمدیت میں داخل ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک عام آدمی اور ایک احمدی کے عملی نمونوں میں واضح فرق ہونا چاہئے کیونکہ ہم نے حضرت مسیح موعود کی بیعت کر کے اس روشنی سے حصہ لیا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں روشنی دکھانے کے لئے بھیجا ہے اور جب روشنی آتی ہے تو اندھیرا دور ہوتا ہے اور جب اندھیرا دور ہوتا ہے تو اچھی اور بری چیز واضح ہو کر نظر آنا شروع ہو جاتی ہے۔ اسی طرح جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے روحانی روشنی کا انتظام ہوتا ہے تو گناہ اور نیکی کا فرق نکھر کر سامنے آجاتا ہے۔ پاک دلوں کو روحانی سورج روشن کر دیتا ہے اور دلوں کے اندھیروں کو دور کر دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آکر ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ اپنے آپ میں اور ایک عام آدمی میں واضح فرق کر کے دکھائیں، اپنی چھوٹی چھوٹی برائیوں پر نظر رکھیں اور دلوں کو اس روحانی روشنی کے نور سے منور کریں۔ پس ہر احمدی مرد اور عورت کو اپنے آپ کو حقیقی مومن اور عبدرحمان بنانے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مسلمانوں کا زوال راتوں کی دعاؤں کو چھوڑنے اور لہو ولعب میں پڑنے کی وجہ سے ہوا تھا۔ فرمایا کہ آجکل بھی لہو ولعب رات دیر تک مختلف کاموں میں مصروف اور غیر تعمیری کاموں میں مصروف رہنا، ٹی وی ہے، فلمیں ہیں، انٹرنیٹ پر بیٹھنا ہے اور پھر صبح فجر کی نماز پر نہ اٹھنا۔ تہجد تو علیحدہ رہی فجر کی نماز بھی نہیں پڑھتے اور جب فجر کی نماز وقت پر ادا نہ ہوگی تو یہیں سے پھر زوال بھی شروع ہو جائیں گے۔ پس یہ کوشش ہم میں سے ہر ایک کو کرنی چاہئے کہ اپنی نمازوں کی بھی حفاظت کریں کیونکہ تاریخ ہمیں یہی بتاتی ہے کہ زوال وہیں شروع ہوتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کی عبادتوں کی طرف سے توجہ ہٹتی ہے۔ فرمایا کہ دعوت الی اللہ کا حقیقی فائدہ تبھی ہوگا جب ہم خود اپنے دین کی تعلیم کا اپنے پر عملی اظہار کر رہے ہوں گے۔ فرمایا کہ کسی بھی جماعتی عہدیدار یا کسی بھی احمدی کے غلط نمونہ کی وجہ سے کسی دوسرے کو ٹھوکر نہیں لگنی چاہئے اور چاہئے کہ ہر عہدیدار اپنے اندر عاجزی وانکساری پیدا کرے اور تکبر ونخوت کو اپنے قریب بھی پھٹکنے نہ دے۔ حضور انور نے فرمایا خداتعالیٰ کے مومن بندوں کی یہ بھی نشانی ہے کہ جب فسادی، جھگڑالو اور جاہل اور بداخلاق لوگوں کے ساتھ ان کا واسطہ پڑتا ہے تو مقابلے میں بجائے اوچھے ہتھکنڈوں سے جواب دینے کے عبادالرحمٰن یہ کہتے ہیں کہ تم پر سلامتی ہو ہم تو تمہارے لئے بھی امن اور سکون چاہتے ہیں۔ یہی ہتھیار ہے جو ایک مومن کی کامیابی کا راز ہے۔ جہالت کا جہالت سے جواب دینا دنیا میں کہیں بھی پسند نہیں کیا جاتا۔ یہ مومن کی شان ہی نہیں ہے کہ تکبر کا اظہار کرے اگر ہم اس بات کو سمجھ لیں تو ہمارے بہت سے گھریلو مسائل بھی حل ہو جائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ میاں بیوی کے جھگڑوں میں بھی بعض اوقات شادی سے چند دن بعد اور بعض دفعہ بچے ہونے کے بعد بھی جو مسائل پیدا ہوتے ہیں، گھر ٹوٹتے ہیں۔ ان کی بڑی وجہ جہالت سے ترکی بہ ترکی جواب دینا ہی ہے اور یہی وجہ ہے جو بے صبری ہے اور جاہلانہ حرکات کی وجہ سے رشتے بھی ٹوٹتے ہیں۔ اگر ہر انسان قرآن کریم کے احکامات کو سمجھ لے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرے تو گھر کی اکائی سے لے کر معاشرے کی اکائی تک ایک مومنہ اور مومن امن کے پیامبر بن جاتے ہیں۔ سلامتی بکھیرنے والے بن جاتے ہیں۔ فرمایا کہ جہاں میاں بیوی کے درمیان جھگڑے شروع ہوں وہاں انسان کی تعلیم اور عقل کا تقاضا یہ ہے کہ دونوں میں سے ایک فرد خاموش ہو جائے تاکہ جھگڑے مزید طول نہ پکڑیں۔ پس اس جہالت سے بچنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اس کا علاج اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ہمیں بتایا ہے کہ خداتعالیٰ سے مدد چاہو، دعا کرو، استغفار کرو، لاحول پڑھو اور ذکر الٰہی کرو۔ پس ہم سب کو ان باتوں پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ فرمایا کہ گھر کا ماحول اور میاں بیوی کے جھگڑے بچوں پر منفی اثر ڈال رہے ہوتے ہیں۔ معاشرہ مذہب سے دور لے جانے میں بڑا کردار ادا کرتا ہے اس لئے یہ دعا بھی کرنی چاہئے کہ ہمیں کفر اور شیطنت کے جہنم سے بچا۔

حضور انور نے فرمایا کہ رحمان خدا کے بندوں کی یہ بھی نشانی ہے کہ وہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے، ہر حالت میں ان کے منہ سے سچ اور صداقت کے الفاظ نکلتے ہیں۔ توحید کے بعد سب سے بڑی نیکی سچائی کا اظہار اور سچی گواہی دینا ہے۔ رحمان خدا کے بندے وہ ہوتے ہیں جو حقوق کے قائم کرنے اور ادا کرنے کے لئے کبھی سچی گواہی کو نہیں چھپاتے۔ ہر احمدی مرد اور عورت کا کام ہے کہ وہ دنیا میں سچائی کو پھیلائے اور انصاف کو قائم کرنے کی کوشش کرے۔ فرمایا کہ ہم میں سے ہر بچے، بوڑھے، عورت اور ہر مرد کو یہ عہد کرنا چاہئے کہ جیسے بھی حالات ہوں ہر حالت میں میں نے سچ بولنا ہے۔ خاص طور پر احمدی عورتوں کو سچائی کے قائم کرنے کے لئے ایک مہم چلانی چاہئے کیونکہ عورتوں نے آئندہ نسلوں کی تربیت میں بہت اہم کردار ادا کرنا ہوتا ہے۔ آنحضرت ﷺ بھی خاص طور پر عورتوں سے یہ عہد لیا کرتے تھے کہ کسی پر جھوٹا الزام نہیں لگائیں گی۔ فرمایا کہ لڑکیوں کی شادی کے بعد پیدا ہونے والے مسائل اور خرابیوں کی وجہ یہی جھوٹ اور ظلم ہے۔ پس ایک مومن اور مومنہ عورت کی ہر بات میں یہ غرض ہونی چاہئے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق زندگی بسر کرنی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ عبادالرحمان کسی بھی دنیاوی عزت کی وجہ سے یا دنیاوی لذات کی وجہ سے متاثر ہو کر ان باتوں اور لذتوں میں شامل نہیں ہوتے بلکہ پہلو بچاتے ہوئے ایسی جگہوں اور مجلسوں سے جہاں صرف دنیاوی لذات ہوں گزر جاتے ہیں۔ حضور انور نے معاشرے کی مختلف برائیوں اور بدیوں کی نشاندہی فرمائی، یورپین معاشرے میں بڑھتی ہوئی برائیوں کا ذکر فرمایا اور پھر فرمایا کہ یہ سب لغویات ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان سب باتوں سے منع فرمایا ہے۔ فرمایا کہ رحمان خدا کے بندوں کے یہ عمل نہیں ہوتے بلکہ ان کے دن رات عبادتوں اور ذکر الٰہی میں گزرتے ہیں۔ ہمیشہ ہمیں یہ احساس رہنا چاہئے کہ خداتعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے اور جب یہ احساس ہو تو جہاں اللہ تعالیٰ کا خوف رہے گا۔ غلط کاموں سے انسان بچے گا وہاں بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ رہے گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرما کر کہ تم سب سے بہترین قوم ہو جسے لوگوں کے فائدے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ تم نیکی کی ہدایت کرتے ہو اور بدی سے روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہو۔ حضور انور نے فرمایا کہ بڑی جامعیت سے اس میں ہماری ذمہ داریاں ہمیں بتادیں۔ اگر یہ باتیں ہم اپنے سامنے رکھیں تو تمام قسم کی نیکیوں پر عمل کرنے کی ہماری کوشش ہوگی اور تمام قسم کی برائیوں کو چھوڑنے کے لئے ہم جدوجہد کریں گے۔ نیکیوں کی تلقین اور برائیوں سے بچنا ہمیں ہماری اپنی حالتوں میں بھی پاک تبدیلیاں پیدا کرنے والا بناتا چلا جائے گا اور ہم اس پاک معاشرے کو جنم دینے والے ہوں گے جسے قائم کرنے کے لئے آنحضرت ﷺ تشریف لائے تھے اور جس کو اس زمانے میں دوبارہ دنیا میں رائج کرنے اور خداتعالیٰ کی حکومت دنیا میں قائم کر کے عبدرحمان بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو بھیجا ہے۔ فرمایا کہ پس ہم میں سے ہر ایک کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ بجائے اس کے کہ اپنی خواہشات اور ترجیحات کو سامنے رکھیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اس کے حکموں پر چلنے کی کوشش کریں اور رحمان خدا کے بندوں میں شامل ہوں جن پر اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر ہر وقت پڑتی رہتی ہے۔ آخر پر حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی اور دعا کے بعد خواتین اور بچیوں نے نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ اس کے بعد حضور انور السلام علیکم کہہ کر واپس تشریف لے گئے۔

☆☆............☆............☆☆

اطلاعات واعلانات

تقریب آمین

۞ مورخہ 26/اگست 2014ء کو جماعت احمدیہ وکیل والا ضلع ننکانہ میں دو بچوں کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔ محمد اکمل ولد مکرم محمد اسلم صاحب عمر 10 سال سے مکرم ذیشان احمد علوی صاحب مربی ضلع ننکانہ نے اور ھبۃ النور بنت مکرم اعجاز احمد صاحب عمر 10 سال سے مکرم رفیع احمد طاہر صاحب امیر ضلع ننکانہ صاحب نے قرآن کریم سنا اور بعدازاں دعا کروائی۔ دونوں بچوں کو مکرم مبارک علی صاحب اور مکرم محمد یٰسین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے قرآن کریم پڑھایا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچوں کو قرآن پڑھنے، سمجھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نکاح وشادی

۞ مکرمہ ناصرہ عزیز صاحبہ دارالعلوم غربی ثناء ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری نواسی مکرمہ سعدیہ اسلم صاحبہ بنت مکرم ہومیو ڈاکٹر مرزا اسلم بیگ صاحب کے نکاح کا اعلان مورخہ 29 جولائی 2014ء کو فلاڈلفیا امریکہ میں مکرم عطاء العلیم چوہدری صاحب ابن مکرم شوکت امین چوہدری صاحب سے ہوا۔ اسی دن رخصتی ہوئی۔ اگلے دن دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ دلہا محترم مولانا حفیظ بقاپوری صاحب قادیان کا نواسہ جبکہ دلہن مکرم عزیز الرحمٰن خالد صاحب نائب وکیل الاشاعت ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندھن کو دونوں خاندانوں کیلئے بہت بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ اللہ تعالیٰ اس جوڑے سے وہ نیک نسل عطا کرے جو نیک، خادم دین اور اپنے پیارے آقا کی آواز پر لبیک کہنے والے ہوں۔ آمین

نکاح

۞ مکرم صداقت حیات صاحب دارالنصرت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم خالد حیات صاحب جرمنی کے نکاح کا اعلان مورخہ 11/اگست 2014ء کو بیت المبارک میں مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے سات ہزار یورو حق مہر پر مکرمہ عزیزہ صبا جاوید صاحبہ بنت مکرم اسجد جاوید چیمہ صاحب دارالرحمت شرقی راجیکی ربوہ کے ساتھ کیا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کیلئے ہر لحاظ سے باعث برکت بنائے۔ آمین

☆☆............☆............☆☆

معلوماتی خبریں
عالمی ذرائع ابلاغ سے

دنیا کا سب سے بلند جھولا

امریکہ کے امیوزمنٹ پارک میں ڈراپ آف ڈوم نامی اس جھولے کو دنیا کا سب سے اونچا جھولا قرار دیا گیا ہے۔ اس جھولے کی اونچائی 41 منزل جتنی ہے۔ ڈراپ آف ڈوم جھولا جھولنے والوں کو 415 فٹ اونچائی کی طرف لے جا کر 90 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے زمین پر لے آتا ہے۔

(روزنامہ دنیا 9 جولائی 2014ء)

دنیا کا سب سے بڑا پھول

فرانس میں 4 فٹ بڑا پھول کھلا ہے۔ یہ پھول قدرتی طور پر کسی مردہ جانور کی طرح بدبودار ہوتا ہے جس کی بو کیڑوں کو اپنی جانب متوجہ کرتی ہے۔ اس نایاب پھول کے پودے کی عمر چالیس سال ہوتی ہے جس پر صرف ایک پھول ایک دن یا چند گھنٹوں کے لئے ہی کھلتا ہے۔ یہ پودا درحقیقت انڈونیشیا میں پایا جاتا ہے اور اس کے پھول کو دنیا کا سب سے بڑا پھول تصور کیا جاتا ہے۔

(روزنامہ دنیا 5 جولائی 2014ء)

بانسوں سے بنا فائیو سٹار ہوٹل

انڈونیشیا میں ایک جزیرے پر بانس کی لکڑیوں سے خوبصورت فائیو سٹار ہوٹل بنایا گیا ہے۔ جزیرے بالی پر بنا یہ گرین ولیج یہاں کا فائیو سٹار ہوٹل ہے جس کے آس پاس کے گھنے جنگل اور دریا نے اس کی خوبصورتی اور بھی بڑھا دی ہے۔ جس میں سیڑھیاں، کمرے، شٹرز اور پل بھی بانس ہی سے بنائے گئے ہیں، یہاں 18 کمرے ہیں جہاں سیاح آ کر آرام کر سکتے ہیں۔ اس ہوٹل میں ایک روز قیام کرنے کا کرایہ 70 پاؤنڈ ہے۔

(روزنامہ دنیا 4/اگست 2014ء)

انسانی اعضاء کو زندہ رکھنے والی مشین

میڈیکل سائنس میں ایک جدید مشین تیار کی گئی ہے جو انسان کے اعضا کو بدن سے باہر زیادہ دیر تک زندہ رکھنے میں مدد فراہم کرے گی، جنوب مشرقی برطانیہ میں واقع ہیر فیلڈ ہسپتال کے سرجنز نے اس مشین کا استعمال شروع کیا ہے اور اس کا مقصد عطیہ کئے گئے انسانی اعضاء بالخصوص دل کو زیادہ دیر تک زندہ رکھنا ہے، مشین سے انسانی دل کو بدن سے باہر آٹھ گھنٹے تک زندہ رکھا جا سکتا ہے۔

(روزنامہ دنیا 4/اگست 2014ء)

انوکھا پنک پیراڈائز گیسٹ ہاؤس

برطانیہ میں پی پی اتچ نامی ایک ایسا گیسٹ ہاؤس بنایا گیا ہے جس کا گلابی رنگ توجہ کا مرکز بن چکا ہے۔ پنک پیراڈائز ہاؤس کو 4 سال کی محنت سے بنایا گیا ہے۔ یہ گیسٹ ہاؤس اپنے آغاز ہی میں کئی اہم شخصیات کی میزبانی کر چکا ہے۔ 13 کمروں پر مشتمل اس گیسٹ ہاؤس کا ہر کمرہ پنک اور سنہری رنگ سے سجا ہوا ہے، جبکہ کھڑکیوں پر فیری لائٹس لگی ہوئی ہیں، جن کے باعث یہاں آئے مہمانوں کو فیری لینڈ میں ہونے کا احساس ہوتا ہے۔ اس گیسٹ ہاؤس میں ہر چیز گلابی رنگ کی ہے، صوفے، کرسیاں، میز، بیڈ اور یہاں تک کہ برتن بھی گلابی رنگ کے ہیں۔ یہاں مشروبات بھی گلابی رنگ کے ہی ملتے ہیں اور اگر آپ اس گیسٹ ہاؤس کی کار استعمال کرنا چاہیں تو وہ بھی گلابی رنگ کی ہی ملے گی۔

(روزنامہ دنیا 4/اگست 2014ء)

لہسن دماغی کینسر کے لئے مفید

امریکی تحقیق کے مطابق لہسن نہ صرف دماغ میں کینسر کی پیدائش بلکہ اُسے پھیلنے سے روکنے کے لئے بھی مدافعتی آکسیجن پیدا کرتا ہے۔ لہسن میں پائے جانے والے اجزاء اینٹی بائیوٹک ادویات سے سو فیصد زیادہ مؤثر ثابت ہو سکتے ہیں۔

(روزنامہ ایکسپریس 2 جولائی 2014ء)

اشارے کی زبان کو تحریر میں تبدیل کرنے والی ڈیوائس

ملائشیا اور نیوزی لینڈ کے ماہرین نے ایک ایسی مشترکہ ڈیوائس تیار کی ہے جو بولنے اور سننے کی صلاحیت سے محروم افراد کی زندگی کو بدل دے گی۔ ماہرین نے آٹو میٹک سائن لینگویج ٹرانسلیٹر نامی ڈیوائس تیار کی ہے۔ جو اشاروں کی زبان کو تحریر میں تبدیل کر کے عام لوگوں کو سمجھانے میں مدد فراہم کرے گی۔ اور اسے کئی زبانوں میں استعمال کیا جا سکے گا۔ (روزنامہ پاکستان 8 جولائی 2014ء)

منفرد سڑک

جنوبی کوریا نے ایک ایسی سڑک بنائی ہے جو اس پر چلنے والی الیکٹرک گاڑیوں کی بیٹری چارج کرتی ہے۔ اس سڑک کی لمبائی 12 کلومیٹر ہے۔ اس وقت دو عوامی بسیں اس ٹیکنالوجی سے فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ اس کی چارجنگ کا طریقہ کار یہ ہے کہ بس کے نیچے لگا ہوا ایک آلہ سڑک سے Shaped Megnetic Field نامی ٹیکنالوجی کے ذریعہ توانائی حاصل کرتا ہے۔ سڑک کے نیچے نصب بجلی کی تاروں کے ذریعے الیکٹرو میگنیٹک فیلڈ پیدا کی جاتی ہے جس سے بس کے نیچے لگا آلہ بجلی بناتا ہے۔

(روزنامہ دنیا آئی ٹی)

ہوا میں اڑنے والی موٹر سائیکل

ڈچ ماہرین نے Pal-V نامی تین پہیوں والی موٹر سائیکل تیار کی ہے جو نہ صرف سڑک پر 112 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑ سکتی ہے، بلکہ اڑ بھی سکتی ہے۔ موٹر سائیکل کو اڑنے کے لئے صرف 10 منٹ درکار ہوتے ہیں، جس کے بعد یہ ہیلی کاپٹر بن جاتی ہے۔ موٹر سائیکل کے اوپر لگے پنکھے کی بدولت یہ 4 ہزار فٹ کی بلندی تک اڑنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

(روزنامہ دنیا 15 جولائی 2014ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 5 ستمبر

طلوع فجر	4:22
طلوع آفتاب	5:44
زوال آفتاب	12:07
غروب آفتاب	6:30

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

5 ستمبر 2014ء

6:05 am	حضور انور کا دورہ آئر لینڈ
8:45 am	ترجمۃ القرآن کلاس لقاء مع العرب
12:15 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2014ء پہلے روز کی کارروائی (نشر مکرر)
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
6:25 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2014ء پہلے روز کی کارروائی (نشر مکرر)
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 5 ستمبر 2014ء

خوشخبری
اب شوز کے ساتھ ساتھ لیڈیز برقعہ اور کوٹ کی نئی ورائٹی بھی دستیاب ہے
رشید بوٹ ہاؤس گولبازار ربوہ
فون نمبر: 0476213835

نور سائیکل ورکس
یادگار روڈ سے دارالرحمت شرقی نزد ابراہیم آٹا چکی شفٹ ہو گیا ہے۔
مطیع الرحمٰن ناصر: 047-6213999

رابطہ: مظفر محمود
Ph:042-5162622, 5170255, 5176142
Mob:0300-8446142
محمود موٹرز
نئی و پرانی گاڑیوں کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
عمار سعید: 0300-4178228
555-A Maulana Shokat Ali Road
Faisal Town, LAHORE.

FR-10

ضرورت سٹاف
نرسنگ اور آیا کی فوری ضرورت برائے رابطہ
مریم میڈیکل سنٹر یادگار چوک ربوہ
047-6213944,6214499

خدا تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ
اٹھوال فیبرکس
بوتیک ہی بوتیک اور لان کی تمام ورائٹی پر زبردست سیل
نیز مردانہ ورائٹی و شال اور بیڈ شیٹ بھی دستیاب ہے
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
اعجاز احمد اٹھوال: 0333-3354914

نیو گرلز کالج و تمام سکولز یونیفارم دستیاب ہیں۔
سیل ۔ سیل ۔ سیل
گرمیوں کی مخصوص ورائٹی اور بچی، بچے کے یونیفارم پر سیل جاری ہے۔
شہزاد گارمنٹس محسن مارکیٹ ربوہ
محمد اشرف 0333-9798525

آجکل تبدیلی کا شور ہے لیکن
لبرٹی پر تو سیل کا زور ہے
لبرٹی فیبرکس
اقصیٰ روڈ نزد اقصیٰ چوک ربوہ 047-6213312

پروفیسر ڈاکٹر ولی محمد ساغر سرجیکل سپیشلسٹ
بروز اتوار صبح 10 بجے تا دوپہر 12 بجے
ہر قسم کے آپریشن کیلئے تشریف لاویں۔
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر یادگار چوک ربوہ
047-621394,6214499

Rabia Multilingua Academy
"Learning a new foreign language opens the doors to the world"
English German French
Spanish Dutch Japanese
Contact
03469790155
047-6214355
5/24 Rajeki Road, Darul Rehmat Sharqi, Rabwah